جناب عبدالرشید عراقی
قسط (۳)

امام شیخ رضی الدین حسن صغانی محدث لاہوری

مشارق الانوار میں احادیث کی تعداد اور ابواب کا تعارف

مشارق الانوار میں ۲۲۴۶ احادیث اور ۱۲ ابواب ہیں۔ اکثر ابواب کے ذیل میں فصول و انواع بھی شامل ہیں، جن کی مختصر کیفیت حسب ذیل ہے:

باب نمبر ایک : اس میں دو فصلیں ہیں۔
باب نمبر ۲ : میں دس فصلیں ہیں۔
باب نمبر ۳ : مفصل ہے۔
باب نمبر ۴ : اس میں دو فصلیں ہیں۔
باب نمبر ۵ : دو فصلوں کا مجموعہ ہے۔ پہلی فصل میں ۵ انواع اور دوسری میں چار انواع ہیں۔
باب نمبر ۶ : بارہ فصلوں پر مشتمل ہے۔
باب نمبر ۷ : اس میں ۱۷ فصلیں ہیں۔
باب نمبر ۸ : آٹھ فصلوں کا مجموعہ ہے۔
باب نمبر ۹ : میں ۵ فصلیں ہیں۔
باب نمبر ۱۰ : اس میں دو فصلیں ہیں۔
باب نمبر ۱۱ : مفصل ہے، اس میں احادیث قدسی درج کی گئی ہیں۔
باب نمبر ۱۲ : ادعیہ پر مشتمل ہے۔

مشارق الانوار کی ترتیب پر علمائے کرام کی آراء

امام رضی الدین حسن صغانیؒ نے مشارق الانوار کو جس نہج پر ترتیب دیا ہے، اس سے ایک طرف تو ان کی جودتِ طبع اور دقّت آفرینی کا اندازہ ہوتا ہے۔ جب کہ دوسری طرف مشارق الانوار کی ترتیب حدیث میں ان کے علمی تبحر اور ژرف نگاہی کا ثبوت مہیا کرتی ہے۔ علامہ عزالدین بن عبداللطیف بن عبدالعزیز لکھتے ہیں کہ امام صغانی نے اسے نہایت خوبی سے مرتب کیا ہے اور اس کا انتخاب بہت عمدہ ہے۔

(مبارق الازہار صفحہ ۱۹)

صاحبِ کشف الظنون نے بھی کشف الظنون (جلد ۲ صفحہ ۳۶) میں مشارق الانوار کی ترتیب کو بہت عمدہ قرار دیا ہے۔

محی السنہ مولانا سید نواب صدیق حسن خاں قنوجی رئیس بھوپال (م ۱۳۱۷ھ) لکھتے ہیں:

"وترتیب ایں کتاب بسیار خوب وانیق واقع شد" (اتحاف النبلاء ص ۱۴۷)

"اس کی ترتیب بہت بہتر اور خوبصورت طریقہ پر ہے"

مشارق الانوار کی ترتیب

مشکوٰۃ المصابیح، جو حدیث کی مشہور کتاب ہے اور مختلف کتبِ احادیث کی حدیثوں کا مجموعہ ہے، اس کی ترتیب فقہی ابواب پر ہے۔ مگر مشارق الانوار، جو صحیحین کی حدیثوں کا انتخاب ہے۔ اس کی ترتیب احادیث کے ابتدائی الفاظ پر ہے۔ امام صغانی نے احادیث کے ساتھ حوالہ بھی درج کیا ہے، لیکن اس میں اختصار سے کام لیا گیا ہے۔ مثلاً صحیح بخاری کی حدیث کے لیے "خ" استعمال کیا ہے، صحیح مسلم سے جو حدیث لی ہے، اس کے لیے "م" اور متفق علیہ (جو حدیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں میں موجود ہے) اس کے لیے "ق" استعمال کیا ہے۔

امام صغانیؒ نے مشارق الانوار میں جو حدیثیں درج کی ہیں، ان میں بھی اختصار سے کام لیتے ہوئے حدیث کی سند حذف کردی ہے، اور حدیث کے اولیں راوی سے حدیث درج کی ہے۔

مشارق الانوار کی شروح

مشارق الانوار کی مقبولیت وشہرت کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ اس کی متعدد شروح اور مختصرات لکھی گئی ہیں۔

مولوی سید ہاشمی فریدآبادی مرحوم لکھتے ہیں :

"مشارق الانوار حدیث کی نہایت مشہور و معتبر کتاب ہے اور اس کی مقبولیت کا اس امر سے بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ دسویں صدی ہجری تک (تقریباً ۳۵ برس میں) اس کتاب کی ۲۴ - ۲۵ شرحیں اور حواشی ایسے لکھے جا چکے ہیں جو بجائے خود مستقل اور بلند پایہ کتابیں ہیں " تاریخ ہند ج ۲ ص ۲۶۲)

مولوی ابویحیٰی امام خاں نوشہروی (م ۱۳۸۶ھ) لکھتے ہیں :

"صحاح ستہ کے بعد سب سے زیادہ شرحیں مشارق الانوار کی لکھی گئیں "

(معارف اعظم گڑھ دسمبر ۱۹۴۷ء ص ۴۲۹)

ان شروح کی تفصیل حسب ذیل ہے :

۱۔ تحفۃ الابرار | از شیخ اکمل الدین محمد بن محمود الحنفی (م ۷۸۶ھ / ۱۳۸۴ء)[۱]

۲۔ شوارق الاسرار العلیہ | از شیخ مجد الدین ابو طاہر محمد بن یعقوب فیروزآبادی (م ۸۱۷ھ / ۱۴۱۴ء)[۲]

۳۔ کشف المشارق | از خیر الدین بن عمر طوفی ۔ [۳]

۴۔ المطالع المصطفویہ | از امام سعید بن محمد بن مسعود گازرونی (م ۷۵۸ھ / ۱۳۵۶ء)[۴]

۵۔ مبارق الازھار | علامہ عز الدین بن عبد اللطیف بن عبد العزیز المعروف بابن الملک (م ۸۸۵ھ / ۱۴۸۰ء)[۵] ۔ یہ مشارق الانوار کی بہت معروف شرح ہے اور علمائے کرام نے اس کے بھی حواشی لکھے ہیں ، جن کی تفصیل درج ذیل ہے :

(ا) حاشیہ مبارق الازھار ۔ [۶]

(ب) حاشیہ مبارق الازھار ، از مولانا ابراہیم بن احمد ۔ [۷]

(ج) حاشیہ مبارق الازھار ، از مولانا محمد بن احمد (م ۱۰۱۸ھ / ۱۶۰۹ء) [۸]

(د) انوار البوارق فی ترتیب المشارق ، از ابراہیم بن مصطفیٰ ۔ [۹]

---

[۱] کشف الظنون ج ۲ ص ۴۳۶ [۲] ایضاً [۳] ایضاً [۴] معارف اعظم گڑھ دسمبر ۱۹۴۷ء ص ۴۲۹ [۵] ایضاً جنوری ۱۹۵۴ء ص ۶۱ [۶] محشی کا نام معلوم نہیں ہو سکا (کشف الظنون ج ۲ ص ۴۳۷) [۷] مولانا محمد بن احمد نے اپنے حاشیہ کا نام صواب الافکار رکھا ہے (کشف الظنون ج ۲ ص ۴۲۷) [۸] کشف الظنون ج ۲ ص ۴۲۷ [۹] ایضاً ۔

۶۔ شرح مشارق الانوار
۷۔ شرح مشارق الانوار | از علامہ شمس الدین احمد بن سلیمان المعروف بابن کمال پاشا (م ۹۴۰ھ / ۱۵۹۳ء)[1]

۸۔ حدائق الازھار | از وجیہ الدین بن عمر بن عبد المحسن الارزنجانی ۔[2]

۹۔ شرح مشارق الانوار | از شمس الدین ابن صانع محمد بن عبد الرحمٰن البزمردی الحنفی (م ۷۷۶ھ / ۱۳۷۵ء)[3]

۱۰۔ شرح مشارق الانوار | از محمد بن مصلح الدین (م ۹۵۱ھ / ۱۵۴۴ء)[4]

۱۱۔ شرح مشارق الانوار | از جلال الدین (م ۷۹۳ھ / ۱۳۹۰ء)[5]

۱۲۔ شرح مشارق الانوار | از مولانا وحید الدین ۔[6]

۱۳۔ دقائق الآثار | از محمد بن محمد اسدی قدسی (م ۸۰۸ھ / ۱۴۰۵ء)[7]

۱۴۔ ضیاء المشارق الجدید بالوضع علی المفارق | از علامہ ضیاء الدین علی بن محمود لرمانی[8]

۱۵۔ شرح مشارق الانوار | از علامہ شمس الدین عطابی[9]

۱۶۔ حاشیہ مشارق الانوار | از علامہ قاسم بن قطلوبغا الحنفی (م ۸۷۶ھ / ۱۴۷۱ء)[10]

۱۷۔ مبارق الازھار | از علامہ علی بن حسن ۔[11]

۱۸۔ شرح مشارق الانوار (صغیر)
۱۹۔ شرح مشارق الانوار (کبیر) | از علامہ علاؤالدین بن عبد اللطیف طاؤسی ۔[12]

۲۰۔ تحفہ حسناء | از علامہ عبد الباقی معروف بہ طورسون زادہ ۔[13]

مشارق الانوار کے ہندوستانی تراجم و شروح

مشارق الانوار کی جو شرحیں اور تراجم برصغیر میں علمائے کرام نے کیے ہیں، ان کا مختصر تعارف درج ذیل ہے :

۱/۲۱۔ شرح مشارق الانوار | مولانا شمس الدین یحییٰ اودھی (م ۷۴۷ھ / ۱۳۴۶ء)
مولانا شمس الدین حضرت خواجہ نظام الدین (م ۷۲۵ھ / ۱۳۲۵ء) کے خلفاء میں سے تھے ۔

---

[1] ایضاً [2] ایضاً [3] الفوائد البہیہ ص ۲۳ [4] کشف الظنون ج ۱ ص ۴۳۰ [5] ایضاً [6] ایضاً [7] ایضاً [8] ایضاً [9] کشف الظنون ج ۱ ص ۴۳۰ [10] ایضاً ج ۲ ص ۴۲۷ ۔ [11] ایضاً [12] ایضاً [13] ایضاً ۔

آپ نے مشارق الانوار کی شرح لکھی۔ [۵۱]

۲/۲۲ ۔ شرح مشارق الانوار | از مولانا مظفر بلخی بہاری (م ۸۰۳ھ/۱۴۰۰ء)

مولانا مظفر شیخ شرف الدین یحییٰ منیری (م ۷۸۶ھ/۱۳۸۴ء) کے جانشین اور متبحر عالم تھے۔ آپ نے مشارق الانوار کی شرح لکھی۔ [۵۲]

۳/۲۳ ۔ مدارج الاخبار شرح مشارق الانوار | از علامہ خواجہ شیخ مبارک بن ارزانی جون پوری (م ۹۵۱ھ/۱۵۴۲ء)۔

علامہ ارزانی صاحبِ زہد و تقویٰ، اور جملہ علوم اسلامیہ میں متبحر عالم تھے۔ ان کا شمار اپنے زمانہ کے مشہور اساتذہ حدیث میں ہوتا تھا۔ آپ نے مدارج الاخبار کے نام سے مشارق الانوار کی شرح لکھی۔ [۵۳]

مولانا حبیب الرحمان اعظمی نے لکھا ہے کہ شیخ مبارک بن ارزانی نے اپنی شرح مدارج الاخبار کی بھی شرح لکھی، جس کا نام معدن الاسرار ہے۔ [۵۴]

---

[۵۱] اخبار الاخیار ص ۹۷، تذکرہ علمائے ہند ص ۲۶ [۵۲] معارف اعظم گڑھ ج ۲۲ ص ۲۹۵۔
[۵۳] معارف اعظم گڑھ فروری ۱۹۴۸ء ص ۱۳۹ [۵۴] برہان دہلی فروری ۱۹۵۴ء۔

اعلان گمشدہ

عبدالماجد ولد حاجی بشیر گھڑی ساز، عمر ۸ سال، مؤرخہ ۲۰ فروری سے لاپتہ ہے — درج ذیل پتوں میں سے کسی ایک پر پہنچانے والے کو علاوہ کرایہ ایک ہزار روپیہ نقد انعام دیا جائے گا:

۱۔ مولانا اللہ یار صاحب مدرس دارالحدیث محمدیہ جلال پور پیر والا ضلع ملتان

۲۔ مولانا محمد عبدالجبار صاحب خطیب جامع مسجد اہل حدیث کیلیانوالہ۔ ضلع گوجرانوالہ فون ۷۱۳/۴۳۴۶

(ملا یر)